27مارچ1963

ازعدالت عظمیٰ

یونین آف انڈیا

بنام

برلا کاٹن اسپننگ اینڈ ویوینگ ملز لمیٹڈ۔

(بی پی سنہاسی جے، جے سی شاہ اوراین راجگو پالا آیانگر جسٹسز۔)

ثالثی—معاہدے کے تحت فراہم کردہ سامان کی قیمت کا توازن—قبول شدہ ادائیگی کی ذمہ داری—ایک مختلف اور آزاد معاہدے کے تحت واجب الادا رقم کو طے کرنے کے معاہدے میں ثالثی شق کی درخواست—چاہے اجازت یافتہ ثالثی ایکٹ، 1940 (X کا 1940)، دفعہ 34۔

مدعا علیہ نے اپیل کنندگان کو 1,06,670.89 روپے کی مالیت کا سامان فریقین کے درمیان طے پانے والے معاہدے کے تحت فراہم کیا اور تقریباً 93,727 روپے بطور جزوی ادائیگی وصول کیے۔ اپیل کنندہ نے اس درخواست پر بقایا رقم ادا کرنے سے انکار کر دیا کہ فریقین کے درمیان ایک اور معاہدے کے تحت اپیل کنندہ پر تقریباً 10,625 روپے کی رقم واجب الادا تھی۔ اس کے بعد جواب دہندہ نے رقم کی وصولی کے لیے سینئر ماتحت جج، دہلی کے سامنے مقدمہ دائر کیا۔ اپیل کنندہ نے ثالثی ایکٹ 1940 کے دفعہ 34 کے تحت مقدمہ کے قیام کے لیے درخواست دی کہ فریقین کے درمیان تنازعہ پیدا ہوا ہے اور ثالثی کا معاہدہ ہونے کی وجہ سے اپیل کنندہ کے ذریعہ درخواست کی جا سکتی ہے۔ مدعا علیہ نے عرض کیا کہ معاہدے کے بارے میں کوئی تنازعہ نہیں تھا جس کا احاطہ کسی درست ثالثی شق کے تحت کیا گیا تھا اور جس نے ثالثی ایکٹ کے دفعہ 34 کی درخواست کی تھی۔

ماتحت جج نے فیصلہ دیا کہ دفعہ 34 کو دائر کرنے سے پہلے مقدمے کو اس معاملے کے سلسلے میں تنازعہ کھڑا کرنا چاہیے جس پر اتفاق کیا گیا ہے کہ اسے ثالثی کے حوالے کیا جائے اور اس سے آزاد نہیں ہونا چاہیے اور چونکہ اپیل کنندہ کی طرف سے مدعا علیہ کی طرف سے دعوی کی گئی رقم کی ادائیگی کے لیے اس کی ذمہ داری کے بارے میں کوئی تنازعہ نہیں اٹھایا گیا تھا۔ معاہدہ اور واحد تنازعہ جو اٹھایا جانا چاہتا تھا وہ دوسرے معاہدے کے تحت مدعا علیہ کی ذمہ داری کے حوالے سے تھا جس پر مقدمہ روک نہیں لگایا جا سکتا تھا۔ اس حکم کے خلاف اپیل کو ہائی کورٹ نے سرسری میں خارج کر دیا تھا۔ موجودہ اپیل اس عدالت کی طرف سے دی گئی خصوصی اجازت کے ذریعے تھی۔

یہ دعوی کیا گیا کہ ثالثی معاہدے کی شرائط میں معاہدے کے تحت پیدا ہونے والی ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے انکار سے متعلق تنازعہ شامل ہے حالانکہ انکار معاہدے کی شرائط کے تحت پیدا ہونے والے کسی حق پر مبنی نہیں تھا۔

یہ مانا گیا کہ ثالثی کی شق کے نفاذ کے لیے تنازعہ موجود ہونا چاہیے؛ ثالثی معاہدے کے فریقین کے درمیان تنازعہ کی عدم موجودگی میں کوئی حوالہ نہیں ہوسکتا۔

یہ عرضی کہ اپیل کنندہ اگرچہ معاہدے کی شرائط کے تحت رقم ادا کرنے کا ذمہ دار ہے، اسے ادا نہیں کرے گا کیونکہ وہ اسے کسی دوسرے آزاد معاہدے کے تحت کسی دوسرے دعوے کے لیے استعمال کرنا چاہتا ہے، معقول طور پر اس معاہدے کے ساتھ" تحت یا اس کے سلسلے میں" تنازعہ کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا جس کے تحت ذمہ داری کو نافذ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اتم چند سلیگرام بنام جیو مموجی، آئی ایل آر 46 کلکتہ، چنڈن مل جلیریا بنام کلائیو ملز کمپنی، لمیٹڈ، آئی ایل آر (1948) 2 کلکتہ 297 اور ہیمن بنام ڈارون لمیٹڈ، ایل آر ممتاز۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1961: کی سول اپیل نمبر 609۔

1960 کے آرڈر نمبر 43–ڈی سے پہلی اپیل میں دہلی میں پنجاب ہائی کورٹ (سرکٹ بینچ) کے 12 اپریل 1960 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے این ایس بندرا اور آر ایچ ڈھبر۔

مدعا علیہ کی طرف سے جی بی پائی، جے بی دادا چنجی، او سی ماتھر اور رویندر نارائن۔

.1963 27 مارچ۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شاہ۔ جے– برلا کاٹن اسپننگ اینڈ ویونگ ملز لمیٹڈ نے اس کے بعد کمپنی نے 30 جنوری 1956 کو ایک معاہدے کے تحت یونین آف انڈیا کو 1,06,670.89 روپے کی قیمت کا سامان فراہم کیا اور 93,727 روپے بطور حصہ ادائیگی حاصل کی۔ قیمت یونین نے 12,943.89 روپے کا بیلنس ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد کمپنی نے 12 اکتوبر 1956 سے سود کے طور پر 10,625 روپے اور 2,762.50 روپے کے ایک حکم نامے کے لیے یونین آف انڈیا کے

خلاف ماتحت جج، دہلی کی عدالت میں 1958 کا مقدمہ نمبر 386 شروع کیا۔ بابت مقدمہ ہرجانہ۔ کمپنی نے الزام لگایا کہ یونین نے اس درخواست پر 12,943.89 روپے کے بقایا کی ادائیگی روک دی تھی کہ 16 دسمبر کو بلک پرچیز آرڈر نمبر PBI 7028– 705 کے لیے فریقین کے درمیان ایک اور معاہدے کے تحت یونین کو 10,625 روپے کی رقم واجب الادا تھی۔ 1949۔ کمپنی نے عرض کیا کہ ایسا کوئی معاہدہ نہیں تھا اور یونین کی جانب سے اس سلسلے میں اٹھائے گئے تنازعہ کو آفیسر آن اسپیشل ڈیوٹی، ڈائریکٹوریٹ جنرل آف سپلائیز اینڈ ڈسپوزلز اور شری رامنیواس اگروالا کی ثالثی کے حوالے کیا گیا تھا لیکن اس کے بعد سے اسے ملتوی کر دیا گیا تھا۔

یونین نے 19 مئی 1959 کی تاریخ کی عرضی کے ذریعے مقدمے پر روک لگانے کے لیے انڈین آربیٹریشن ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت درخواست دائر کی جس میں الزام لگایا گیا کہ فریقین کے درمیان تنازعہ پیدا ہوا ہے اور ثالثی کا معاہدہ ہے جسے حالات کے تحت لاگو کیا جاسکتا ہے اور یونین شق 21 کے تحت ثالثی کے مناسب انعقاد کے لیے تمام ضروری کام کرنے کے لیے تیار ہے۔ جو فارم نمبر WSB-133 میں ہے۔ کمپنی نے درخواست کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ معاہدے سے متعلق کوئی تنازعہ نہیں ہے جو کسی بھی درست جمع کرانے یا ثالثی شق کے تحت آتا ہے، اور جس نے ثالثی ایکٹ کی دفعہ 34 کی درخواست کو راغب کیا۔ ماتحت جج نے فیصلہ دیا کہ دفعہ 34 کو دائر کرنے سے پہلے مقدمے کو اس معاملے کے سلسلے میں تنازعہ کھڑا کرنا چاہیے جس پر اتفاق کیا گیا ہے کہ اسے ثالثی کے حوالے کیا جائے اور اس سے آزاد نہیں ہونا چاہیے اور چونکہ یونین کی طرف سے معاہدے کے تحت پیدا ہونے والی کمپنی کی طرف سے دعوی کی گئی رقم کی ادائیگی کے لیے اس کی ذمہ داری کے بارے میں کوئی تنازعہ نہیں اٹھایا گیا تھا اور جو تنازعہ کھڑا کرنے کی کوشش کی گئی تھی وہ کسی دوسرے معاہدے کے تحت کمپنی کی ذمہ داری کے حوالے سے تھا، اس مقدمے پر روک نہیں لگائی جاسکتی تھی۔ مقدمے پر روک لگانے سے انکار کرنے کے حکم کے خلاف اپیل کو پنجاب کی ہائی کورٹ نے مسترد کر دیا تھا۔ خصوصی اجازت کے ساتھ یونین نے اس عدالت میں اپیل کی ہے۔

اپیل میں صرف یہ دلیل اٹھائی گئی ہے کہ ثالثی معاہدے کی شرائط میں معاہدے کے تحت پیدا ہونے والی ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے انکار سے متعلق تنازعہ شامل ہے حالانکہ انکار معاہدے کی شرائط کے تحت پیدا ہونے والے کسی حق پر مبنی نہیں تھا۔ ثالثی کا معاہدہ شق 21 میں موجود ہے، جو کہ جہاں تک اہم ہے فراہم کرتا ہے :

"ان شرائط کے تحت یا معاہدے کی کسی خاص شرائط کے تحت یا اس معاہدے کے سلسلے میں پیدا ہونے والے کسی سوال یا تنازعہ کی صورت میں (سوائے کسی ایسے معاملے کے جس کا فیصلہ ان شرائط کے ذریعے خاص طور پر فراہم کیا گیا ہو) اسے خریدار کے ذریعے نامزد کیے جانے والے ثالث اور ٹھیکیدار کے ذریعے نامزد کیے جانے والے ثالث کے ایوارڈ کے لیے بھیجا جائے گا، یا مذکورہ ثالثوں کی صورت میں حوالہ اور ثالثوں کے فیصلے پر آگے بڑھنے سے پہلے ثالثوں کے ذریعے تحریری طور پر مقرر کیے جانے والے امپائر کے ایوارڈ سے اتفاق نہ ہونے کی صورت میں، یا ان کی طرف سے مقرر کردہ امپائر سے اتفاق نہ ہونے کی صورت میں حتمی اور فیصلہ کن ہوگا اور انڈین آربیٹریشن ایکٹ، 1940 اور اس کے تحت قواعد کی دفعات حتمی اور فیصلہ کن ہوں گی."

ثالثی کی شق وسیع ہے اوراس میں نہ صرف معاہدے کے معاہدوں کے تحت پیدا ہونے والے تنازعات شامل ہیں بلکہ عام یا خصوصی شرائط کے تحت یا معاہدے کے سلسلے میں تنازعات بھی شامل ہیں۔لیکن ثالثی ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت کسی کارروائی پر روک لگانے کا حکم دینے سے پہلے، درج ذیل شرائط ایک ساتھ موجود ہونی چاہئیں :

(i) فریقین کے درمیان نافذ کیے جانے کے قابل ایک مستقل اور پابند ثالثی معاہدہ ہونا چاہیے۔

(ii) جس کارروائی پر روک لگانے کی کوشش کی گئی ہے اس میں تنازعہ کا موضوع ثالثی معاہدے کے دائرہ کار میں ہونا چاہیے؛ اور

(iii) درخواست عدالتی اتھارٹی کو ثالثی معاہدے کے کسی فریق یا اس کے تحت دعوی کرنے والے کسی شخص کے ذریعے کارروائی کے ابتدائی مرحلے یعنی تحریری بیان داخل کرنے یا کارروائی میں کوئی دوسرا اقدام اٹھانے سے پہلے کی جانی چاہیے۔

عدالتی اتھارٹی، اگر یہ شرائط موجود ہیں، تو التوا دے سکتی ہے، اگر یہ مطمئن ہو کہ درخواست دینے والا فریق کارروائی شروع ہونے سے پہلے ہر اہم وقت پر تیار رہے اور ثالثی کے مناسب انعقاد کے لیے ضروری تمام کام کرنے کے لیے تیار ہے اور ثالثی معاہدے کے مطابق معاملے کا حوالہ نہ دینے کی کوئی کافی وجہ نہیں ہے۔

ٹرائل کورٹ کے ذریعے درج کیے گئے شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ کمپنی اور یونین کے درمیان اس معاہدے کے تحت کوئی تنازعہ پیدا نہیں ہوا تھا جس پر مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ یونین نے مقدمے میں کمپنی کی طرف سے دعوی کی گئی رقم ادا کرنے کی ذمہ داری قبول کر لی۔ یونین نے پھر بھی اس رقم کو ادا کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ کمپنی کی طرف سے یونین کو ایک مخصوص معاہدے کے تحت ایک رقم واجب الادا ہے۔اس رقم کو معاہدے کی کسی بھی مدت کے تحت سیٹ آف کرنے کی کوشش نہیں کی گئی تھی جس کے تحت کمپنی نے دعوی کیا تھا۔اس لیے یونین کی طرف سے اٹھایا گیا تنازعہ معاہدے کی شرائط کے تحت ذمہ داری کے حوالے سے نہیں تھا جس میں ثالثی کی شق شامل تھی، بلکہ ایک اور معاہدے کے تحت کمپنی کی مبینہ ذمہ داری کے حوالے سے تھا جسے پہلے ہی ثالثی کے لیے بھیجا جا چکا تھا۔ یونین کے پاس کمپنی کی طرف سے دائر کی گئی کارروائی کا کوئی دفاع نہیں تھا: یہ دعوی نہیں کیا گیا کہ 10,625 روپے کی رقم کمپنی کے معاہدے کے تحت کمپنی کی واجب الادا نہیں تھی جس پر کمپنی نے انحصار کیا تھا۔ثالثی کی شق کے نفاذ کے لیے ایک تنازعہ موجود ہونا چاہیے: ثالثی معاہدے کے فریقین کے درمیان تنازعہ کی عدم موجودگی میں، کوئی حوالہ نہیں ہو سکتا۔

اس بات پر زور دیا گیا کہ یونین کی طرف سے واجب الادا رقم ادا کرنے سے محض انکار ثالثی معاہدے کی شق 21 کے معنی میں

"معاہدے کے سلسلے میں" تنازعہ کھڑا کرنے کے لیے کافی ہے۔ہم اس دلیل سے متفق نہیں ہوسکتے۔یہ تنازعہ کہ یونین معاہدے کی شرائط کے تحت قیمت ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے بلاشبہ معاہدے کے تحت تنازعہ ہے، اور کسی بھی صورت میں معاہدے کے سلسلے میں۔لیکن یہ استدعا کہ یونین اگرچہ معاہدے کی شرائط کے تحت رقم ادا کرنے کا ذمہ دار ہے، اسے ادا نہیں کرے گا کیونکہ وہ اسے کسی دوسرے آزاد معاہدے کے تحت کسی دوسرے دعوے کے لیے استعمال کرنا چاہتا ہے، معقول طور پر اس معاہدے کے ساتھ" تحت یا اس کے سلسلے میں" تنازعہ کے طور پر نہیں سمجھا جاسکتا جس کے تحت ذمہ داری نافذ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اتم چند سلیگرام بنام جیوموجی (1) میں کلکتہ ہائی کورٹ کا فیصلہ، جس پر یونین نے انحصار کیا تھا، ہمارے فیصلے میں ایسی کسی تجویز کی حمایت نہیں کرتا ہے۔اس صورت میں ثالث کے فیصلے کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا تھا کہ یہ دائرہ اختیار کے بغیر تھا، فریقین کے درمیان کوئی تنازعہ نہیں تھا، درخواست دینے والی فریق نے معاہدے کے تحت اپنی ذمہ داری تسلیم کرلی تھی۔جے رینکن نے مؤقف اختیار کیا کہ اگرچہ تنازعہ کا وجود ثالث کے دائرہ اختیار کے لیے ایک لازمی شرط ہے، لیکن تنازعہ یا تو قرض کے اعتراف میں ہوسکتا ہے یا اسے پورا کرنے کے طریقے اور وقت کے حوالے سے ہوسکتا ہے۔اس معاملے میں عدالت نے فیصلہ دیا کہ ایوارڈ ختم کرنے کے لیے درخواست دینے والے درخواست گزار کا دفاع یہ تھا کہ وہ واجب الادا رقم ادا کرنے کے لیے کسی ذمہ داری کے تحت نہیں تھا۔یہ صفحہ 540 پر کیے گئے مشاہدے سے واضح ہے جہاں فاضل جج نے مشاہدہ کیا :

"X X X لیکن حقیقت میں درخواست گزار کے چیمبر کو لکھے گئے بعد کے خطوط، پیراگراف 5، 6 اور 12 میں اس کی درخواست، جواب میں اس کی طرف سے دائر حلف نامے کے پیراگراف 6 سبھی سے حتمی طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایسا کرنے کے حق کے دعوے کے تحت ادائیگی روک رہا تھا۔یہ دعوی کہ اس میں بہت کم بنیاد ہے، اس کے معاملے کو اتنا بدتر بنا دیتا ہے۔"

تاہم یونین ایسا کرنے کے حق کے دعوے کے تحت ادائیگی روکنے کی کوشش نہیں کر رہی ہے۔یونین کا دعوی ہے کہ معاہدے کے تحت وہ واجب الادا رقم ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں لیکن وہ ادا نہیں کریں گے کیونکہ ان کا ایک اور دعوی ہے جس کا کمپنی کے خلاف مقدمے میں دعوی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

چنڈن مل جھلیریا بنام کلائیو ملز کمپنی لمیٹڈ (1) میں کلکتہ ہائی کورٹ کا فیصلہ، جس پر بھی انحصار کیا گیا تھا، یونین کی مدد نہیں کرتا ہے۔اس معاملے میں عدالت نے فیصلہ کیا کہ کسی معاہدے میں ثالثی کی شق، جس کے ذریعے فریقین اپنے تنازعات کو ثالثی کے حوالے کرنے پر راضی ہوتے ہیں؛ اس تنازعہ کو شامل کرنے کے لیے کافی وسیع ہوسکتا ہے کہ آیا معاہدہ خود مایوس ہوا ہے یا نہیں؛ لیکن موجودہ معاملے میں ہم معاہدے کی مایوسی سے متعلق کسی تنازعہ کے بارے میں فکرمند نہیں ہیں۔

ہیمن بنام ڈارون لمیٹڈ (1) میں ہاؤس آف لارڈز کے فیصلے کا اصول، جس پر یونین کی جانب سے انحصار کیا گیا تھا، اس کا بھی کوئی اطلاق نہیں ہے۔اس صورت میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ جب کسی معاہدے میں ثالثی کی شق بغیر کسی اہلیت کے برقرار رہتی

ہے کہ کوئی فرق یا تنازعہ جو" معاہدے کے حوالے سے" یا" معاہدے کے تحت" پیدا ہوسکتا ہے اسے ثالثی کے حوالے کیا جائے گا، اور فریقین ایک ساتھ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ انہوں نے ایک پابند معاہدہ کیا ہے، تو یہ شق اس صورت میں بھی لاگو ہوگی جب تنازعہ میں ایک فریق کی طرف سے یہ دعوی شامل ہو کہ حالات پیدا ہو چکے ہیں، چاہے معاہدہ جزوی طور پر انجام دیا گیا ہو یا اس کے بعد، جس کا اثر معاہدے کے تحت ایک یا دونوں فریقوں کو بعد کی تمام ذمہ داریوں سے فارغ کرنے کا ہوتا ہے، جیسے کہ ایک فریق کی طرف سے دوسرے فریق کی طرف سے قبول کردہ معاہدے کی تردید، یا معاہدے کی مایوسی، ویسکاونٹ سائمن، ایل سی نے اس میں مشاہدہ کیا۔

" ثالثی کی شق ایک تحریری پیشکش ہے، جس پر معاہدے کے فریقین نے اتفاق کیا ہے، اور ثالثی کے لیے دیگر تحریری پیشکشوں کی طرح، اس کی زبان کے مطابق اور ان حالات کی روشنی میں سمجھا جانا چاہیے جن میں یہ کیا گیا ہے۔ اگر تنازعہ یہ ہے کہ آیا معاہدہ جس میں شق شامل ہے کبھی بالکل بھی داخل ہوا ہے، تو وہ مسئلہ شق کے تحت ثالثی میں نہیں جا سکتا، کیونکہ جو فریق اس بات سے انکار کرتا ہے کہ اس نے کبھی معاہدہ کیا ہے اس طرح اس بات سے انکار کر رہا ہے کہ اس نے کبھی ذیلی مشن میں شمولیت اختیار کی ہے۔ اسی طرح، اگر مبینہ معاہدے کا ایک فریق یہ دعوی کر رہا ہے کہ یہ ابتدا سے ہی کالعدم ہے (کیونکہ، مثال کے طور پر، اس طرح کا معاہدہ کرنا غیر قانونی ہے)، ثالثی شق کام نہیں کر سکتی، کیونکہ اس نظریے پر شق خود بھی کالعدم ہے۔ لیکن ایسی صورت حال میں جہاں فریقین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ انہوں نے ایک پابند معاہدہ کیا ہے، لیکن ان کے درمیان فرق پیدا ہوا ہے کہ آیا ایک طرف سے یا دوسری طرف سے خلاف ورزی ہوئی ہے، یا کیا ایسے حالات پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے ایک یا دونوں فریقوں کو مزید کارکردگی سے فارغ کیا ہے، اس طرح کے اختلافات کو ایسے اختلافات کے طور پر سمجھا جانا چاہیے جو" معاہدے کے حوالے سے" یا" معاہدے کے تحت" پیدا ہوئے ہیں، اور ثالثی کی شق جو ان، یا اسی طرح کے تاثرات کا استعمال کرتی ہے، اسی کے مطابق سمجھا جانا چاہیے۔

لیکن یونین فریقین کے درمیان کسی خلاف ورزی کے بارے میں تنازعہ پر ثالثی میں جانے کی کوشش نہیں کر رہی ہے جو ایک طرف یا دوسری طرف سے کی گئی ہے یا کیا ایسے حالات پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے ایک یا دونوں فریقوں کو مزید کارکردگی سے فارغ کر دیا ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں فریقین کے درمیان" تحت" ،" سلسلے میں" ، یا یہاں تک کہ" معاہدے کے حوالے سے" کوئی تنازعہ نہیں ہے۔ یونین کی جانب سے مقدمے پر روک لگانے کے لیے کی گئی درخواست فضول تھی۔ یہ کچھ حد تک حیرت کی بات ہے کہ عرضی کو اٹھایا جانا چاہیے تھا اور برقرار رکھا جانا چاہیے تھا، اور دوسرے معاملے میں ثالثی کے لیے جانے کے بعد بھی اس عدالت میں لایا گیا ہے جس سے سرکاری خزانے کو بڑی لاگت آتی ہے۔

اس لیے اپیل ناکام ہوجاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document